دار الافتاء

دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور ۴۵

۹۹/۴۳

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک قریہ ہے جہاں پر چالیس پینتالیس مکانات ہیں، جمعہ اور عیدین کے شرائط نہیں پائے جاتے، جس کی وجہ سے وہاں کے لوگ جمعہ ادا نہیں کرتے، البتہ عیدین ہر سال ادا کرتے ہیں، چند سال پہلے ان کو سمجھانے کی کوشش بھی کی گئی کہ آپ لوگوں پر عیدین نہیں ہے لہذا آپ عیدین نہ پڑھیں، تو وہ لوگ اس بات پر بھڑک گئے، کہنے لگے کہ ہم لوگ پچاس ساٹھ سالوں سے عیدین کی نماز ادا کر رہے ہیں، ہمیں تو کوئی نہیں روکا، اب آپ ہمیں کیوں روک رہے ہیں، اس بات پر کافی نوک جھونک بھی ہوئی، فتنہ کے اندیشہ سے خاموشی اختیار کی گئی، پھر برابر اس قریہ میں عیدین کی نماز پڑھنے کا سلسلہ برابر جاری رہا، اس سال ایک واقعہ پیش آیا، لاک ڈاؤن کے زمانے میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں بنا کر عید کی نماز پڑھی جا رہی تھی، ہوا یوں کہ قریہ کا رہنے والا ایک شخص اپنے قریہ میں عید کی نماز پڑھایا پھر تھوڑی دیر کے بعد آٹھ دس کلومیٹر دور شہر کو آیا، وہاں پر کچھ لوگوں نے عید کی نماز پڑھانے کو کہا تو وہاں پر بھی یہ شخص عید کی نماز پڑھایا، اس شخص کا یہ عمل کیسا ہے (۱) مذکور قریہ میں فتنہ کو ختم کرنے کے لئے عید کی نماز پڑھانا درست ہے یا نہیں (۲) اگر اس قریہ میں عیدین کی نماز پڑھائیں تو عیدین ادا ہوگی یا وہ نفل نماز ہوگی (۳) قریہ کا رہنے والا اپنے قریہ میں عید کی نماز پڑھائے تو کیا اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا؟۔ (۴) مذکور شخص کا قریہ میں عید کی نماز پڑھا کر دوبارہ شہر میں عید کی نماز پڑھانا صحیح ہے یا نہیں؟۔ اور اس صورت میں شہر والوں کی عید کی نماز ہوئی یا نہیں؟۔ مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام المستفتی محمد عباس کوراوی کیپہ، انگلگی پوسٹ، ہیل ہونگل تعلقہ، بلگام ضلع. 591111

باسمہ تعالیٰ
دار الافتاء
فتوی
دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور

۹۹/۴۳

ہو الموفق للصواب:- (۱، ۲، ۳) مذکور قریہ میں عیدین قائم کرنا جائز ہے، اسے نہیں روکنا چاہئے، جب ساٹھ سال سے عیدین کی نماز ہوتی ہو تو وہاں جمعہ بھی درست ہے (۴) ایک مرتبہ نماز عید میں امام بن کر وہی نماز عید دوبارہ پڑھانا جائز نہیں، اس لئے شہر والوں کی نماز عید نہیں ہوئی۔ المصر وہو ما لا یسع اکبر مساجدہ أهله المکلفین بها وعلیه فتوی اکثر الفقهاء مجتبی لظهور التوانی فی الأحکام الخ، الدر، قوله ما لا یسع الخ هذا یصدق علی کثیر من القری (رد المحتار ج۲ ص۱۳۷) إذا بنی مسجد فی الرستاق بأمر الإمام فهو أمر بالجمعة اتفاقا علی ما قال السرخسی اهـ فافهم والرستاق: القری کما فی القاموس (رد المحتار ج۲ ص۱۳۸) لا یصح اقتداء مصلی الظهر بمصلی العصر الخ ولا اقتداء المفترض بالمتنفل الخ (عالمگیری ج۱ ص۸۶) واللہ اعلم العبد صغیر احمد

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ